پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 5 جولائی 2019

۔جمہوریت میں سیاست دان ذاتی مفادات کے غلام ہوتے ہیں

-مینو فیکچرنگ کی صنعت سرمایہ ادارنہ ٹیکسوں کی وجہ سے زوال کا شکار ہے

-پاکستان کی معیشت کی ابتر صورتحال کی وجہ جمہوری سرمایہ دارانہ نظام ہے

تفصیلات:

جمہوریت میں سیاست دان ذاتی مفادات کے غلام ہوتے ہیں

29 جون 2019 کو پاکستان مسلم لیگ-ن کے پندرہ اراکین پنجاب اسمبلی نے وزیر اعظم عمران خان سے بنی گالا میں ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار کی قیادت پر "مکمل اعتماد" کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم کے معاون خصوصی نعیم الحق نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ "پنجاب کے وزیر اعلیٰ انہیں لائے تھے اور انہوں نے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا"۔

پرانے پاکستان کی طرح نام نہاد نئے پاکستان میں بھی اراکین کی وفاداریاں بدلنے بلکہ ان کی خرید و فروخت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم عمران خان سابق وزیر اعظم نواز شریف پر یہ تنقید کرتے نہیں تھکتے تھے کہ نواز شریف نے سیاست میں اراکین کی وفاداریاں بدلنے کی روایت ڈالی تھی۔ لیکن ابھی عمران خان کو اقتدار میں آئے ایک سال بھی مکمل نہیں ہوا لیکن اراکین کی وفاداریاں بدلوانے کے عمل پر اپنی سوچ سے "یوٹرن" لے لیا ہے۔ عمران خان کی حکومت کو پنجاب اور وفاق میں بہت ہی کم اکثریت حاصل ہے، لہٰذا تمام اخلاقیات اور نام نہاد "جمہوری اصولوں" کو پس پشت ڈالتے ہوئے عمران خان کی تبدیلی سرکار نے بھی تبدیل ہونے سے انکار کرتے ہوئے اراکین اسمبلی کو خریدنے کے لیے بولیاں لگانی شروع کر دی ہیں تا کہ اپنی حکومتوں کو بر قرار رکھ سکیں۔ اپوزیشن کے اراکین اسمبلی نے چونکہ مستقبل میں بھی انتخابات لڑنے ہے تو اگر موجودہ انتخابات کا "خرچہ" نہیں نکالیں گے تو اگلے انتخابات کیسے لڑ سکیں گے؟ لہٰذا انہوں نے اپنی وفاداریاں بدلنا شروع کر دی ہیں۔

جمہوریت میں وفاداریاں بدلنا کوئی مشکل اور بری بات نہیں ہوتی بلکہ سیاست دان کے لیے ایسا کرنا اُس وقت انتہائی ضروری ہو جاتا ہے اگر وہ کسی ایک جماعت میں رہتے ہوئے اپنے ذاتی مفادات کو پورا نہ کر سکے۔ لہٰذا جمہوریت میں عملاً کوئی اصول، اخلاق، قاعدہ یا ضابطہ نہیں ہوتا، اگر ہوتا ہے تو صرف اور صرف ذاتی مفاد ہوتا ہے اور ذاتی مفاد اقتدار میں آئے بغیر تو پورا ہو نہیں سکتا۔ اور اس بات کا اعتراف 4 جولائی 2018 کو عمران خان نے یہ کہتے ہوئے کیا تھا کہ: "آپ جیتنے کے لیے انتخابات لڑتے ہیں۔ آپ اچھے بچے کے طور پر انتخابات نہیں لڑتے۔ اور میں جیتنا چاہتا ہوں"۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی ہر سیاسی جماعت وفاداریاں بدلنے والے لوگوں سے بھری ہیں۔ جب تک جمہوریت کو ختم کر کے نبوت کے طریقے پر خلافت کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا پاکستان میں ذاتی مفادات کی سیاست ہی چلتی رہے گی۔ خلافت میں خلیفہ صرف قرآن و سنت کے قوانین کو نافذ کرنے کا پابند ہوتا ہے اور مجلس امت کا رکن صرف قرآن و سنت کی بنیاد پر خلیفہ کا احتساب کر سکتا ہے۔ لہٰذا جب خلیفہ اور مجلس امت قوانین ہی نہیں بنا سکیں گے تو اپنے ذاتی مفادات کو بھی پورا کرنا ان کے لیے ناممکن ہو جائے گا۔ اسی طرح خلیفہ کو اپنی حکومت کو بر قرار رکھنے کے لیے مجلس امت کے اراکین کی اکثریت کی حمایت درکار نہیں ہوتی بلکہ وہ اُس وقت تک خلافت کے منصب پر فائز رہتا ہے جب تک وہ قرآن و سنت کو نافذ کرتا رہے اور اس طرح خلیفہ اراکین اسمبلی کی بلیک میلنگ سے محفوظ رہتا ہے۔

مینو فیکچرنگ کی صنعت سرمایہ ادارنہ ٹیکسوں کی وجہ سے زوال کا شکار ہے

ڈان اخبار کی 29 جون 2019 کی خبر کے مطابق روپے کی قدر میں کمی اور بجٹ 20-2019 میں 2.5 سے 7.5 فیصد تک کی شرح سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) عائد ہونے کے بعد انڈس موٹر کمپنی (آئی ایم سی) نے اپنی مختلف گاڑیوں کی قیمتیں 2 لاکھ 30 ہزار روپے سے لے کر 8 لاکھ 30 ہزار روپے تک بڑھا دی جس کا اطلاع یکم جولائی سے ہو گا۔

پاکستان میں پبلک ٹرانسپورٹ کا کوئی مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے عوام کی ایک کثیر تعداد نجی ٹرانسپورٹ استعمال کرتی ہے۔ پاکستان میں آٹو موبائل کی مارکیٹ مکمل طور پر جاپانی کمپنیوں کے ہاتھ میں ہے جو اپنی من مانی قیمت وصول کرتی ہیں اور اب ڈالر کی قدر اور ٹیکس میں اضافے سے عوام کے لئے گاڑی کا حصول بھی مشکل ہو جائے گا۔ پاکستان کے حکمرانوں نے کبھی بھی آٹو موبائل سمیت دیگر صنعتوں میں خود انحصاری کی پالیسی نہیں اپنائی اور اس وجہ سے پاکستان کا خطیر زرمبادلہ ضروری اشیاء کی درآمد پر خرچ ہوتا ہے جس کی وجہ سے پاکستان کا تجارتی خسارہ بھی مستقل بڑھتا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے پاکستان کے حکمرانوں کی عدم توجہ کی واضح مثال مینو فیکچرنگ سیکٹر ہے جس کا معیشت میں حصہ تو 12.1 فیصد ہے لیکن اس پر ٹیکس کی شرح کل ٹیکس آمدن کا 58 فیصد ہے۔ بھاری ٹیکسوں کے علاوہ بجلی و گیس کی

بڑھتی ہوئی قیمتیں بھی پاکستان کی مینوفیکچرنگ سیکٹر کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

اس مسئلے کی بنیادی وجہ جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام کا نفاذ ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام عوامی اثاثہ جات اور بھاری صنعتوں کی نجکاری کو فروغ دیتا ہے جس کی وجہ سے تیل ، گیس، بجلی اور بھاری صنعت کے شعبے سے حاصل ہونے والی آمدنی کچھ مخصوص لوگوں کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے جبکہ ریاست کے پاس اپنے معاملات چلانے کے لیے بنیادی طور پر ٹیکس لگانے کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں بچتی۔ اس کے علاوہ کیونکہ جمہوریت میں قانون سازی کا اختیار انسان کے پاس ہوتا ہے لہٰذا حکمران اپنے مفاد کے مطابق جس شعبے میں چاہیں زیادہ ٹیکس لگائیں اور جس شعبے میں چاہیں کم ٹیکس لگادیں۔ اسی وجہ سے پاکستان میں زراعت کے شعبے میں بہت کم ٹیکس لگایا جاتا ہے جبکہ مینوفیکچرنگ کے شعبے میں بھاری ٹیکس لگائے جاتے ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس اسلام میں صنعتی شعبے کے لئے درکار وسائل پر کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہوتا جیسے بجلی، تیل، گیس اور پانی وغیرہ۔ لہذا اشیاء کی پیداواری لاگت کم ہوتی ہے اور وہ عام لوگوں کی پہنچ میں ہونے کی وجہ سے صنعتی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں کفار پر انحصار کرنے سے منع کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا،

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کفار کو اپنے معاملات پر اختیار دیں"(النساء: 141)۔

چنانچہ آنے والی خلافت ایسی مینوفیکچرنگ انڈسٹری کھڑی کرے گی جو کہ کسی اور ملک کی محتاج نہیں ہوگی۔

پاکستان کی معیشت کی ابتر صورتحال کی وجہ جمہوری سرمایہ دارانہ نظام ہے

آل پاکستان ٹیکسٹائل پراسیسنگ مل ایسوسی ایشن نے زیرو ریٹیڈ جی ایس ٹی کے خاتمے اور 17 فیصد جی ایس ٹی کے نفاذ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ملک بھر میں 600 پروسیسنگ مل بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے چیرمین حبیب گجر نے کہا کہ ابھی انہوں نے اِن ملوں میں کام کرنے والے لاکھوں مزدوروں کو فارغ کرنے کا اعلان نہیں کیا لیکن اگلے دس دن میں اس انتہائی اقدام کو بھی کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے اگر حکومت نے جائز مطالبات کو نظر انداز کیا۔

آئی ایم ایف کے اشاروں پر تیار کردہ حالیہ بجٹ کے بعد سے مختلف کاروباری طبقوں سے اسی طرح کی مخالفت نظر آرہی ہے۔ تبدیلی کے نعرے پر اقتدار میں آنے والی عمران خان حکومت نے پچھلی حکومتوں کے طرز پر آئی ایم ایف(IMF) کے اشاروں پر ایسے اقدامات کیے جس نے معیشت کا پہیہ بٹھا دیا ہے۔ عوام اور کاروباری طبقے پر ٹیکسوں کا بوجھ مزید بڑھا دیا گیا ہے اور ٹیکس سے حاصل ہونے والی رقم سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرتے ہوئے استعماری سود خوروں کا پیٹ بھر اجارہا ہے۔ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 35 فیصد تک کمی اور بجلی اور گیس کے نرخوں میں ہوشربا اضافے پیدا ہونے والی مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ جس سے عوام الناس کی قوتِ خرید میں کمی واقع ہوئی ہے اور نتیجتاً اشیاء صرف کی طلب گر جانے سے اندرونی معیشت کا پٹھا بیٹھ گیا ہے۔ جہاں تک کاروباری طبقہ کا تعلق ہے تو ٹیکسوں کے بڑھتے ہوئے بوجھ، روپے کی قدر میں عدم استحکام، پیداواری لاگت میں اضافے اور بیرونی کمپنیوں کو ترجیحی مراعات دینے کی وجہ سے پاکستان کے کاروباری طبقے کے اعتماد میں کمی آئی ہے جس سے سروس انڈسٹری سے لے کر چھوٹی بڑی تمام صنعتوں کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے۔ معیشت کی یہ بدحالی صرف پی ٹی آئی حکومت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ پچھلے ستر سال میں آنے والی تمام حکومتوں نے پاکستانی معیشت کو ایک پستی سے دوسری پستی تک پہنچایا ہے کیونکہ ان سب نے سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کو اپنایا جو عوام کا خون چوس کر دولت کو چند ہاتھوں میں مرکوز کرتا ہے اور عالمی مالیاتی اداروں جیسے آئی ایم ایف اور عالمی بینک وغیرہ کے ذریعے ملکی معیشت کو استعماری شکنجوں میں دھکیل دیتا ہے۔

پاکستان کی بیمار معیشت کا علاج صرف جمہوری سرمایہ دارانہ نظام کے انکار اور اسلامی خلافت کے دوبارہ قیام میں ہے۔ اسلام نے غیر شرعی ٹیکسز کے لگانے کو حرام کر دیا ہے۔ اسلام نے آمدن اور اخراجات پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔ اسلام میں ایک شخص پورا سال کماتا ہے اور خرچ کرتا ہے اور اس میں سے جو بچتا ہے پھر اس پر سال کا عرصہ گزرتا ہے تو زکوۃ لاگو ہوتی ہے۔ اس طرح اسلام کاروبار یعنی آمدن اور اخراجات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ لہٰذا خلافت میں سیلز ٹیکس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوگا کیونکہ اس کی شریعت سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔ صنعتوں اور تجارتی اشیاء پر ٹیکس نہ ہونے کی وجہ سے صنعتوں اور تجارت کو زبردست فروغ حاصل ہوگا اور پاکستان ایک صنعتی اور معاشی طاقت بنے گا جس کا تصور بھی موجودہ سرمایہ دارانہ نظام میں محال ہے۔